Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسىٰ أن يبعثك ربك مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۶ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۹ تبوک ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۱۲

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم جواھر الکلام

جنہوں نے تکبر کیا اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے

جب تک انسان تکبر سے دُور نہ ہو یہ قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ○ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ○ (اعراف آیات ۴۱، ۴۲)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور تکبر کر کے ان سے اعراض کیا ہے اُن کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو اور ہم مجرموں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں اور ان کے لئے بچھونا بھی جہنم ہی سے ہوگا اور ان کے اُوپر بھی اوڑھنے اس (جہنم) ہی میں سے ہوں گے اور اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ۔ (مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ:- (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں نہیں داخل ہونے دے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اعمال سے داخلِ جنت ہوں گے تو یہی فرمایا کہ ہرگز نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے۔ انبیاء علیہم السلام کبھی کسی قوت اور طاقت کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے وہ خدا ہی سے پاتے ہیں اور اسی کا نام لیتے ہیں۔

ہاں ایسے لوگ ہیں جو انبیاء علیہم السلام سے حالانکہ کروڑوں حصہ نیچے کے درجہ میں ہوتے ہیں جو دو دن نماز پڑھ کر تکبر کرنے لگتے ہیں اور ایسا ہی روزہ اور حج سے۔ بجائے تزکیہ کے اُن میں تکبر اور نمود پیدا ہوتی ہے۔ یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دُور نہ ہو یہ قبول حق اور فیضانِ الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع منظر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ولادت باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ مرزا اظفر احمد صاحب نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کو بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار بوقت تین بجے سہ پہر فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمود رکھا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پوتا اور محترم سعید احمد خان صاحب مرحوم آف مالیر کوٹلہ کا نواسہ ہے۔ یہ محترم صاحبزادہ اظفر احمد صاحب کا چوتھا بچہ اور دوسرا فرزند ہے۔

ادارہ الفضل اس ولادت باسعادت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں نیز حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی خدمت میں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں اور اسی طرح محترم سعید احمد خان صاحب مرحوم کے جملہ افرادِ خاندان کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین

لازمی چندہ جات ماہ بماہ ادا کیجئے!

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ شوال ۱۳۹۹ھ
۱۹ تبوک ۱۳۵۸ ہش
۱۹ ستمبر ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُمّتِ مسلمہ کے خیر الامم ہونے کا درخشندہ ثبوت

خدائی جماعتوں کی ایک اہم ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو برائیوں کے ارتکاب سے روکیں اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کریں۔ یوں تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کا پہلی امتوں کو بھی حکم دیا گیا تھا لیکن امتِ مسلمہ کے لئے تو یہ حکم بدرجۂ اولےٰ فرض عین کا درجہ رکھتا ہے۔

اس حکم کی کماحقہ بجا آوری کی اہمیت اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ امتِ مسلمہ کے خیرِ امت ہونے کا دارومدار ہی اس حکم کی بجا آوری پر ہے۔ پہلی امتوں کو تو باہم ایک دوسرے کو برائیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس امت کی یہ ذمہ داری قرار دی گئی ہے کہ یہ روئے زمین کے تمام بنی نوع انسان کو برائیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کرتی چلی جائے اور اپنے اس فرض سے کبھی غافل نہ ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کے اس امتیاز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت ۱۱۱)

ترجمہ:۔ مومنو! تم بہترین قوم ہو جو لوگوں کی بہتری کے لئے کھڑی کی گئی ہے تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو

اس فریضہ کو منظم طریق پر ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ضروری قرار دیا کہ اس خیرِ امت میں ایک جماعت ایسی بھی ہونی چاہیئے جن کا کام ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا ہو۔ یوں تو ہر فرد امت کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسرے کاموں کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ دوسرے لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور بدی سے روکے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوں جو ہمہ وقت دنیا بھر میں اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے وقف ہوں۔ ان کا کام بجز اس حکم کی بجا آوری کے اور کچھ نہ ہو۔ اسی لئے فرمایا:۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران آیت ۱۰۵)

ترجمہ:۔ مومنو! تم میں ایک جماعت ایسی (بھی) ہونی چاہیئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے نیکی کی تعلیم دے اور بدی سے روکے۔

لیکن کوئی جماعت اور کوئی امت یہ فریضہ کماحقہ ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اس امت اور اس جماعت کا ایک ایک فرد خود بدیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے والا نہ ہو۔ بنی اسرائیل کو بھی ایک دوسرے کو بدیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کا حکم دیا گیا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ ان میں یہ خرابی پیدا ہو گئی کہ وہ دوسروں کو تو بدیوں سے بچنے اور نیکیاں بجا لانے کی تلقین کرتے تھے۔ لیکن خود ان باتوں پر عمل نہیں کرتے تھے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (البقرہ آیت ۴۵)

ترجمہ:۔ (اے بنی اسرائیل!) کیا تم (دوسرے) لوگوں کو (تو) نیکی کرنے کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو (یعنی خود نیکیاں نہیں بجا لاتے) حالانکہ تم کتاب (تورات) پڑھتے ہو۔ پھر بھی کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

خود عمل کرنے اور دوسروں کو نیکیوں کی تلقین کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنی اسرائیل کے عام لوگ تو درکنار ان کے علماء تک بدیوں میں ملوث ہوتے چلے گئے حتیٰ کہ حلال و حرام کی تمیز ان کی نگاہوں میں سے اٹھ گئی اور حرام مال کھانے اور دولت جمع کرنے میں ہی ان کے دن رات بسر ہونے لگے اور انہوں نے نیکیوں کی تلقین کرنا تو کجا الٹا لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکنا شروع کر دیا اللہ تعالیٰ ان کی اس انتہائی گری ہوئی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (التوبہ آیت ۳۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! بہت سے احبار اور رُہبان (یعنی بنی اسرائیل کے علماء اور مشائخ) میں سے اکثر (ایسے ہیں جو) لوگوں کا مال ناجائز طریق سے کھاتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ اختیار کرنے سے روکتے ہیں۔

ان کی اس حالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان پر لعنت بھیجی اور آخرت میں دردناک عذاب کی بشارت دی۔ اور تمام بنی اسرائیل کے بگڑنے اور نافرمانی اختیار کرنے کا وبال بھی ان پر پڑا۔

پس امتِ مسلمہ کے خیرِ امت ہونے کا انحصار اس امر پر ہے کہ اس امت کے علماء بالخصوص اور دیگر افرادِ امت بالعموم برائیوں سے بچنے والے اور نیکیاں بجا لانے والے ہوں اور پھر وہ تمام روئے زمین کے انسانوں کو ہدایت کی طرف بلاتے چلے جائیں۔ اگر وہی بگڑ جائیں وہ نیکیوں سے بھاگنے اور بڑھ چڑھ کر برائیاں کرنے والے بن جائیں۔ لوگوں کا مال ناجائز طریقے سے کھانا اور ہر بہانے دولت سمیٹنا ہی ان کا دن رات کا مشغلہ بن جائے۔ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے یکسر غافل ہو جائیں۔ تو پھر روئے زمین کے انسانوں کی گمراہی میں مبتلا رہنے کی ساری ذمہ داری اور اس کا وبال بھی ان پر ہوگا اور کسی پر نہیں۔ بنی اسرائیل نے جب یہی وطیرہ اختیار کیا۔ (حالانکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ساری دنیا میں ادا کرنے کی ذمہ داری ان پر نہ تھی بلکہ انکی ذمہ داری صرف اپنی قوم کے افراد تک محدود تھی۔) تو اللہ تعالیٰ نے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ کہہ کر انہیں دردناک عذاب کی بشارت دی۔ اور دنیا میں ان کے لئے لعنت مقدر کی۔ اس لحاظ سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت اور مال و دولت کی ہوس امتِ مسلمہ کے لئے بہت ہی عبرتناک انجام پر منتج ہو سکتی ہے۔ ایسی صورت میں افرادِ امت کے لئے سابقہ امتوں سے کہیں بڑھ کر خطرہ کا مقام ہے۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو ایسے عبرتناک انجام سے بچانے اور اس کا خیر الامم ہونے کا اعزاز بحال رکھنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے اس میں اولیاء اور مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا اور آخر میں مسیح موعود و مہدئ معہود کی بعثت مقدر کی تاکہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا سلسلہ ہر زمانہ میں عالمگیر بنیادوں پر جاری رہے اور بالآخر اسلام ساری دنیا میں غالب آئے بغیر نہ رہے۔ خود امتِ مسلمہ کا خیر الامم ہونا اس امر کو مستلزم تھا کہ اس میں ایسے خدا رسیدہ لوگ بکثرت پیدا ہوتے رہیں جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے امت کو غافل اور منحرف نہ ہونے دیں اور اس کا سلسلہ ہر دَور اور ہر زمانہ میں جاری وساری رہے تا آنکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق آنحضورؐ ہی کے ایک عظیم روحانی فرزند کی حیثیت سے آخری زمانہ میں مسیح موعود کی بعثت ظہور میں آکر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھائے۔

الغرض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق آپؐ ہی کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اس آخری زمانہ میں ظہور میں آنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کی ادائیگی کا عالمگیر بنیادوں پر اہتمام ہونا اور عالمگیر غلبۂ اسلام کی راہ کا ہموار ہونا اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ امتِ مسلمہ فی الحقیقت خیر الامم ہے اور یہ روئے زمین کے تمام انسانوں کی بھلائی کیلئے تاقیامت قائم و دائم رہنے کے لئے معرضِ وجود میں آئی ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں ہمارے آقا کی ——— ۶ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ احباب جماعت کی ایک اجتماعی ملاقات

اشاعت و غلبہ اسلام کی عالمگیر مہم میں بعض نئی کامیابیوں کا ایمان افروز تذکرہ

جمعرات کا دن پاکستان میں بسنے والے بہت سے احمدیوں کے لئے گویا ایک عید کا دن ہوتا ہے کیونکہ یہ روز ان کے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ اس روز پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے احاطے میں بہت گہما گہمی اور رونق ہوتی ہے۔ ملک کے کونے کونے سے اپنے امام کے پُرنور چہرے کی ایک جھلک دیکھنے والے کھنچے چلے آتے ہیں۔ دفتر کھلتے ہی دوسرے شہروں اور قصبات سے تشریف لانے والے ملاقات کے مشتاق افراد اپنے نام لکھانے شروع کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے کسی کام سے آئے ہوتے ہیں۔ بہت سے اپنے نجی مسائل کے لئے مشورے کرتے ہیں۔ کوئی ملک سے باہر جا رہا ہے اور اپنے امام سے ملاقات کرنے آیا ہے۔ مگر بہت سے لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو محض اپنے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے دور دراز سے آتے ہیں۔ یہ صبح آٹھ بجے سے دفتر میں آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ حضور پُرنور پہلے انفرادی ملاقاتیں کرتے ہیں اور اس کے بعد جماعت یا علاقہ وار اجتماعی ملاقات ہوتی ہے۔ یہ اجتماعی ملاقات گویا روحانی باپ کی اپنے بچوں سے ایک بے تکلف نشست ہوتی ہے جس میں حضور ایدہ اللہ ہلکے پھلکے انداز میں معرفت کے خزانے لٹاتے اور عرفان کے موتی رولتے ہیں۔

۶ ستمبر ۱۹۷۹ء کو جمعرات کے روز بھی مشتاقانِ دید کا ایک ہجوم بے پناہ جمع تھا۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر کے لان میں شامیانہ تنا ہوا تھا۔ احباب کرسیوں پر بیٹھے اپنی اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ آج کے دن حضور نے دو اجتماعی ملاقاتیں کیں ایک میں متفرق احباب تھے جبکہ دوسری ملاقات شیخوپورہ کی جماعت سے تھی۔

حضور کے ارشاداتِ عالیہ کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے حضور نے فرمایا:-

"مجھے دو دن سے بخار آ رہا ہے۔ اس وقت بھی بڑی کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ آپ نے بلایا اس لئے میں آ گیا ہوں ورنہ مجھے اس وقت بستر میں لیٹا ہوا ہونا چاہیئے تھا۔"

ایک مخلص دوست نے عرض کیا حضور ہم تو چاہتے ہیں کہ حضور صرف دو منٹ کے لئے ہی سہی، بس ایک دفعہ تشریف لے آئیں۔ یہ گویا سب لوگوں کے دل کی آواز تھی۔ احباب اپنے آقا کے ایک ایک لفظ کو رُوح کی گہرائیوں میں اتارنے کے لئے ہمہ تن گوش تھے۔ میرے پاس ایک بوڑھے بزرگ بیٹھے تھے۔ ان کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے فاصلہ محض چند فٹ کا تھا۔ حضور ناسازیٔ طبع کی وجہ سے بہت آہستہ آواز میں گفتگو فرما رہے تھے۔ پہلے تو یہ بزرگ حضور کی طرف جھک کر سنتے رہے پھر تھوڑا سا آگے کھسکے۔ اس پر بھی جب ان کی کمزور سماعت کی تسلی نہ ہوئی تو کھسکتے کھسکتے بالکل حضور کے قدموں میں پہنچ گئے۔ میرے پیچھے بیٹھے ہوئے لوگ حضور کے ارشادات سننے کیلئے مجھ پر گرے پڑ رہے تھے۔ الغرض روحانی کیف و سرور کا ایک عجیب منظر تھا۔ حضور فرما رہے تھے:-

"اللہ تعالیٰ جماعت پر اتنا فضل کرتا ہے ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہیئے۔ دو چار خوشخبریاں ہیں وہ میں جماعت کو سنا دیتا ہوں۔ ہماری صد سالہ احمدیہ جوبلی سکیم کے تحت بیرونی ملکوں میں بعض نئے مشن کھولنے کا پروگرام تھا۔ یورپ کے کئی ملکوں میں ہمارے مشن نہیں ہیں۔ نماز پڑھنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں۔ احمدی گھروں میں ہی نماز پڑھتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک مکان یا ایک کمرہ ہی ایسا ہو جہاں پر احبابِ جماعت اکٹھے ہو سکیں۔

یورپ میں تین ملک ہیں جو کہ اکٹھے سیکنڈے نیوین ممالک کہلاتے ہیں۔ یہ ممالک ڈنمارک، سویڈن اور ناروے ہیں۔ ڈنمارک میں مشن قائم ہے۔ ایک بڑی خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے۔ وہاں بڑا کام ہو رہا ہے۔ پڑھے لکھے بہت سارے لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں۔ بڑے فعال لوگ ہیں۔ وہاں میٹنگیں ہوتی ہیں۔ ملاقاتیں وغیرہ ہو رہی ہیں۔ بڑا کام ہو رہا ہے۔ ڈنمارک کی مسجد اتنی خوبصورت ہے کہ جو سیاح وہاں کوپن ہیگن کا شہر دیکھنے آتے ہیں وہاں کا محکمہ سیاحت اس شہر کے خاص خاص دیکھنے والے مقامات کی جو فہرست سیاحوں کو مہیا کرتا ہے اس میں ہماری مسجد بھی شامل ہے۔

اس کے ساتھ ہے سویڈن۔ اس کے ساحل سمندر پر گوٹن برگ ایک شہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا کہ ۱۹۷۵ء میں ڈیڑھ پونے دو ایکڑ زمین ایک پہاڑی کی چوٹی پر ہمیں مل گئی۔ پتہ نہیں یہ جگہ کیوں خالی پڑی تھی۔ اس میں میدان کوئی نہیں تھا بڑی بڑی چٹانیں تھیں۔ اللہ نے ہمارے لئے رکھی ہوئی تھی۔ وہاں بالکل چوٹی پر ۱۹۷۵ء میں میں نے مسجد کی بنیاد رکھی۔ میں ان دنوں بڑا سخت بیمار پڑا تھا۔ مجھے گردے میں سخت تکلیف ہو گئی تھی اس کے علاج کے لئے میں گیا تھا۔ ۱۹۷۶ء میں میں نے اس مسجد کا افتتاح کیا۔ اس مسجد سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ بڑا خوبصورت شہر ہے؛ اس کا نظارہ ہو جاتا ہے۔

ناروے میں کافی جماعت بن چکی ہے۔ باہر سے کافی لوگ وہاں گئے ہیں۔ یہاں پر کافی عرصہ سے کوشش کر رہے تھے کہ اچھی جگہ مل جائے مگر زمین بڑی مہنگی مل رہی تھی۔ اس وقت اتنے پیسے بھی نہیں تھے۔ یہ یورپ کے چھوٹے چھوٹے ملک ہیں مگر ان میں بھی جرمنی اور فرانس کی طرح مہنگائی بہت ہو گئی ہے۔ یہ ممالک آپس میں لڑتے بھی نہیں مگر پھر بھی مہنگائی بہت ہے۔ اب وہاں سے خط آیا ہے کہ پندرہ لاکھ کرونا میں، میرے خیال میں دو روپے سے کچھ زائد کا ہے ایک کرونا یعنی قریباً تیس پینتیس لاکھ روپے میں ایک مکان مل رہا ہے۔ چار کنال زمین میں دو کنال جگہ خالی ہے جس پر بعد میں مسجد بنائی جا سکتی ہے۔ دو کنال میں بڑے بڑے کمرے ہیں جنہیں مسجد اور لائبریری کے طور پر استعمال کرنے کے بعد دو خاندان علیحدہ علیحدہ رہ سکتے ہیں۔ پہلے طبیعت اس کی خرید کی طرف مائل نہیں تھی اب فیصلہ کیا ہے کہ اس جگہ کو خرید لیا جائے۔ مگر اس میں آپ لوگوں نے یعنی ہماری پاکستان کی جماعتوں نے ایک دھیلہ نہیں دینا۔ معاشی حالات کی وجہ سے ویسے ہی روکیں ہیں اور پابندیاں لگا رکھی ہیں حکومت نے کہ کوئی پیسہ باہر نہ جائے۔ جا ہی نہیں سکتا۔ اس میں مالی لحاظ سے آپ کا کوئی حصّہ نہیں ہوگا مگر آپکی دعاؤں کا حصّہ اسی نسبت سے زیادہ ہونا چاہیئے۔

کل ایک گھنٹہ لگا کر میں نے یورپ اور دیگر جماعتوں کے صد سالہ جوبلی کے چندہ کا حساب لگایا تو مجھے پتہ چلا کہ ایک ایک ملک میں اتنی رقم جمع ہو چکی ہے کہ وہ اکیلا بھی تیس لاکھ روپیہ دے سکتا ہے مگر اتنا بوجھ اس پر نہیں ڈالنا اس لئے طے یہ کیا ہے کہ تین ممالک پر زیادہ بوجھ اور باقی تین ممالک پر نسبتاً کم بوجھ ڈال کر اس جگہ کو خرید لیا جائیگا انشاء اللہ۔ خدا کرے کہ اس وقت تک یہ بک نہ چکی ہو کیونکہ کچھ عرصہ گزر گیا ہے اطلاع ملنے پر۔ یہ اتنا بڑا فضل ہے خدا تعالیٰ کا کہ جس نے اس طرح انتظام کیا ہے۔ ایک وقت میں جماعت کی یہ حالت تھی کہ ہالینڈ میں مسجد بنانی تھی۔ جماعت غریب تھی اس کے باوجود اس کے مرد قربانیاں دے رہے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کی قربانیاں دیکھ کر سوچا کہ مردوں سے اپیل نہ کریں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے عورتوں سے اپیل کی کہ ہالینڈ میں مسجد بنانی ہے چندہ دو۔ تو ہماری نوبیاہتا نوجوان بچیوں نے اپنے زیور لا کر پیش کر دیئے اور برصغیر کی ساری احمدی عورتوں نے زیور بیچ کر ہالینڈ کی مسجد بنا دی۔ بہت خوبصورت مسجد ہے۔ اُس وقت سونے کی قیمت بھی کم تھی مگر مزدوری اور دیگر اخراجات بھی کم تھے۔ غالباً لگ بھگ چار یا پانچ لاکھ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خرچ آیا ہوگا۔ مگر اب یورپ میں بھی مہنگائی بڑھ گئی ہے لیکن جتنی مہنگائی دُنیا میں بڑھی ہے اس سے زیادہ فضل خدا کا اس جماعت پر ہوا ہے۔ اُس وقت جماعت کو چار لاکھ روپیہ دینا بھی مشکل تھا اِس لئے عورتوں سے اپیل کی گئی مگر آج آپ کے پاس اتنی رقم جمع ہے کہ آپ کو ایک دھیلا بھی نہیں دینا پڑے گا اور ہم نے یورپ کو کہہ دیا ہے کہ اپنا بوجھ آپ اُٹھاؤ کیونکہ اس وقت نہ مرد اور نہ ہی عورت روپیہ بھیج سکتی ہے۔ قانون کی پابندی ہے مگر قانون کی پابندی تو زمین پر ختم ہو جاتی ہے آپ نے تو آسمان پر چھلانگ لگانی ہے دعائیں کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے (ان المساجد للّٰہ) اس گھر میں برکت ڈالے اور اس کا اور محمدؐ کا نام پھیلانے میں یہ مساجد اور مشن ہاؤس حصہ لیں اور اسلام پھیلائیں۔

پس خوشخبری یہ ہے کہ ناروے میں خدا نے ہماری جماعت کو جو کہ ایک غریب جماعت ہے باوجود اقتصادی بحرانوں کے جو کہ ساری دُنیا میں ہیں یہ جگہ خریدنے کی توفیق دے دی ہے۔ ہم کسی اَور وجہ سے انکار کر دیں تو اَور بات ہے، اس وجہ سے انکار نہیں کریں گے کہ پیسے نہیں ہیں اللہ کا فضل ہے۔

باقی جو ملک رہ گئے ہیں فرانس، بیلجیم، سپین اور اٹلی ہیں۔ ہم سارے یورپ کے ممالک میں مساجد بنانا چاہتے ہیں۔ جو کام شروع کرو، حرکت میں برکت ہوتی ہے، خدا خود برکت دیتا ہے۔ فرانس اور بیلجیم میں ایک سال میں مشن قائم ہو جائے گا، انشاء اللہ۔ سپین ہے وہاں کہتے تھے کہ مشن قائم ہو ہی نہیں سکتا۔ میں نے دو سال پہلے کہا کہ یہ یورپ کا بہت امیر علاقہ ہے۔ ایک جگہ کارخانے لگ گئے تو وہ جگہ مہنگی ہو گئی مگر جس دوسری جگہ کی آبادی وہاں سے اُٹھ کر کارخانوں والی جگہ پر آ گئی وہاں قیمتیں کم ہو گئیں۔ مانگ کم ہو گئی تو قیمت کم ہو گئی۔ یہ اقتصادیات کا اصول ہے۔ میں نے کہا مبلغوں سے کہ تم میڈرڈ وغیرہ کے پیچھے پڑے ہوئے ہو وہاں سستی زمین ملنا ممکن نہیں۔ چنانچہ ہمارے ایک مبلغ نے جسے میڈرڈ سے اتنی محبت نہیں قرطبہ کے قریب ایک قطعہ زمین ڈھونڈا ہے۔ سات ہزار پاؤنڈ میں۔ پہلے کہتے تھے کہ ستر، اسّی ہزار پاؤنڈ سے کم جگہ نہیں مل سکتی۔ یہ جگہ قرطبہ سے تیس پینتیس میل دور ہے۔

فرانس سے کئی رپورٹیں آ رہی ہیں کہ کام شروع ہو گیا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کونسا علاقہ مناسب ہے کہ وہاں پر مشن قائم کیا جائے۔ وہاں بھی انشاء اللہ جلدی مشن بن جائے گا۔ فرانسیسی بولنے والے مبلغ تیار ہو رہے ہیں، ہم مبلغین کو مختلف زبانیں سکھا رہے ہیں۔ ناروے، ڈنمارک اور سویڈن میں مبلغ وہاں کی زبان بولتے ہیں۔ یوگوسلاوین زبان سیکھنے کے لئے ہم نے ایک نوجوان مبلغ کو جامعہ کا امتحان پاس کرتے ہی یوگوسلاویہ بھیج دیا۔ خدا کے فضل کا ہم شکر نہیں ادا کر سکتے کہ ہم نے ایک بچہ بھیجا۔ یوگوسلاویہ کمیونسٹ ملک ہے۔ بہت سی پابندیاں ہیں۔ اس نے البانوی زبان کا امتحان بی۔ اے کی سطح پر دیا ہے اب ایم۔ اے کر رہا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں البانوی بولنے والے بہت سے لوگ بستے ہیں جو کارخانوں میں اور دیگر جگہوں پر کام کرتے ہیں۔ ہمارے سوئٹزرلینڈ مشن نے ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں پندرہ بیس البانوی زبان بولنے والے افراد کو بلا لیا۔ ہمارے اُس مبلغ نے جو البانوی زبان میں ایم۔ اے کر رہا ہے ان سے ان کی زبان میں گفتگو شروع کی۔ دو تین گھنٹے یہ گفتگو جاری رہی۔ اس کے بعد ان میں سے ایک شخص نے جو کہ البانوی زبان کا چوٹی کا ماہر تھا ہمارے سوئٹزرلینڈ کے مبلغ کو بتایا کہ میں نے اپنی ساری عمر میں آج تک کسی غیر البانوی کو اتنی اچھی البانوی زبان بولتے نہیں دیکھا۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ یوگوسلاویہ میں دو زبانیں بولی جاتی ہیں مسلمانوں میں البانوی زبان بولی جاتی ہے اور دوسرے حصے میں ایک اَور زبان ہے۔ کہا گیا اس مبلغ کو وہ زبان بھی سکھاؤ میں نے کہا نہیں۔ اگلے سال ایک اَور شخص کو بھیجیں گے۔

بیلجیم میں فرنچ بولنے والے رہتے ہیں۔ جب وہاں مشن کھولیں گے تو وہاں کی زبان بولنے والے وہاں ہوں گے۔ بیلجیم میں ایک احمدی نے ایک کیتھولک لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ جس لڑکی سے شادی کی ہے وہ اپنے باپ کی اکیلی اولاد ہے۔ اس کا نہ کوئی اَور لڑکا ہے نہ لڑکی۔ باپ بہت بڑا زمیندار ہے۔ اس لڑکی کے ابھی تک اولاد نہیں ہوئی پانچ سال ہو گئے ہیں شادی کو۔ لڑکی کا باپ بھی فکر میں ہے کہ اگر لڑکی کے اولاد نہ ہوئی تو ساری جائیداد اس خاندان کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔ اس کیتھولک لڑکی نے اپنے خاوند کے خط کے ساتھ مجھے خط لکھا ہے دعا کے لئے۔ میرے ذہن میں آیا ہے دعا کرنیوا تو خدا ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں) اسے یہ کہوں کہ اگر تم ایک دو چار کنال زمین اسلام کی اشاعت کے لئے دے دو تو خدا سے امید ہے کہ وہ میری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ اگر ایسا ہوا تو وہاں مشن قائم کر دیا جائیگا انشاء اللہ۔

اٹلی میں بھی میں نے کوشش کی تھی اور کہا تھا کہ میں نے روم میں مسجد نہیں بنانی۔ روم میں وہ لوگ مسجد بنائیں گے جن کے پاس پیسہ ہے اور جو کہیں گے کہ ہم دس کروڑ روپے کی لاگت سے اتنی بڑی مسجد بنائیں گے جس کے اتنے ستون اتنی محرابیں ہوں گی اور اتنی خوبصورت مسجد ہوگی۔ مجھے یہ نہیں چاہیئے۔ جو اٹلی کا شمالی مغربی حصہ ہے اس میں فائدہ یہ ہے کہ وہ یوگوسلاویہ کے ساتھ ملتا ہے۔ اس کے ساتھ ہنگری اور آسٹریا ہیں۔ میں نے کہا کہ اس جگہ ایک گاؤں میں زمین لے لیں وہاں ہمارا ایک مرکز بن جائے گا۔ وہاں سے ایک مبلغ صبح کو یوگوسلاویہ جا کر شام کو واپس آ سکے گا، اتنا قریب ہے۔

ہمارے سامنے تو مسجدِ نبویؐ کی مثال ہے کہ جس کی چھت کھجور کے تنوں اور پتوں سے ڈالی گئی تھی اور صحابہؓ کا کہنا ہے کہ جب بارش ہوتی اور ہم سجدہ کرتے تو ناک اور ماتھے پر کیچڑ لگ جاتی تھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت خدا پر توکل کرتے ہوئے مدینہ میں ایک مسجد بنا دی تھی اور اس مسجد میں کئی مہینے تک دو صفیں بھی پوری نہیں ہوتی تھیں۔ اُس وقت اس کا احاطہ بڑا تھا مگر وہ مسجد بھی چھوٹی ہوتی گئی۔ جب ہم نے مسجد اقصیٰ بنائی تھی تو لوگوں نے کہا کہ بہت بڑی بن گئی ہے اب اس میں سے بھی نمازی باہر نکل جاتے ہیں۔ جب بھی احمدی خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر دعائیں مانگے گا اس کیلئے خدا کی رحمت کے سامان مہیا ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

جماعت کی مساعی سے یورپ میں بڑا انقلاب پیدا ہوا ہے۔ کسی وقت پادریوں نے سارے یورپ میں یہ کہا ہوا تھا کہ (نعوذ باللہ) اسلام تلوار کے زور سے پھیلا اس کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے پاس دلائل نہیں، اسلام احسان کی طاقت نہیں رکھتا، اس کی تعلیم میں حُسن اور جذب نہیں، نور نہیں جو سینوں کو منور کر سکے، صرف تلوار ہے، ایک وقت میں تلوار تھی جس سے اس کی اشاعت ہوئی وغیرہ وغیرہ۔ اپنی خلافت کے زمانہ میں جب میں پہلی دفعہ یورپ کے دَورے پر گیا تو مجھ سے دو دفعہ یہ سوال پوچھا گیا کہ آپ ہمارے ملک میں کیسے اسلام پھیلائیں گے۔ اس صحافی کے پوچھنے کا مطلب یہ تھا کہ اسلام تو تلوار کے زور سے پھیلا ہے تلوار ہم نے چھین لی اب بتائیں کہ اسلام کس طرح پھیلائیں گے؟ میں نے کہا کہ ہم پیار سے آپ کا دل جیتیں گے۔ جس طرح بجلی کا کرنٹ لگتا ہے اس طرح وہ صحافی چونکے یہ بات سُنکر۔ اس پر میں نے بتایا کہ یہ ہے اسلام کی تعلیم۔ اسلام کو تو سمجھتے نہیں اور اعتراض کر دیتے ہو۔ ایک وہ زمانہ تھا جبکہ ۱۹۲۴ء میں لندن میں مسجد بنی کہ پورے یورپ میں اسلام کے خلاف تعصب پھیلا ہوا تھا۔ اب آہستہ آہستہ یہ زمانہ آگیا ہے کہ بڑے محقق جو ہیں ان کی اکثریت عزت سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لیتی ہے۔ پہلے تو وہ اتنا گند بکتے تھے جس کی کوئی حد نہیں۔ آکسفورڈ میں جب میں پڑھتا تھا تو میں نے ایک انگریز دوست سے اسلام پر بات شروع کی اور میرا خیال تھا کہ دو چار دفعہ اس سے اَور بات کی تو اس پر اچھا اثر ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس کو کسی نے بتایا کہ پادری مارگولیتھ کا لٹریچر پڑھو۔ یہ بڑا گندہ لٹریچر ہے اور اس میں بیہودہ گالیاں بھری ہوئی ہیں۔ چنانچہ پانچ چھ دن مجھے وہ لڑکا نہ ملا۔ پھر ایک دن نظر آیا تو میں اس کے پاس گیا مگر اس نے سیدھے منہ بات ہی نہ کی۔ میں نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس نے مارگولیتھ کی کتاب پڑھی ہے جو کہ سراسر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ایسا ہے کہ عقلاً اور منطقی طور پر اس مقام پر پہنچنے والے کسی شخص کو گالی دی ہی نہیں جا سکتی۔ دُنیا سے اتنا پیار کرنے والا، دُنیا کی ہر قسم کی خیر خواہی کا سامان قرآن کریم کی شکل میں لانے والا، دُنیا کے ہر شخص کی فلاح و بہبود کے سامان کرنیوالا۔ چاہے کوئی شخص اسلام لائے یا نہ لائے یہ الگ بات ہے۔ مگر ایسے آدمی کو گالیاں دی گئیں۔ اب وہ زمانہ نہیں۔ اب ان کو صحیح اسلام کا پتہ لگ گیا ہے۔ اب یہ پلٹا کھایا ہے حالات نے۔ صحافی بڑے تیز ہوتے ہیں مگر میں نے اپنی پریس کانفرنسوں کے بعد صحافیوں کو آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ ایک صحافی عورت نے کہا کہ اسلام کی اتنی حسین تعلیم ہے مگر آپ اتنی دیر کے بعد کیوں آئے ہیں۔ یہ تعلیم ہم کو پہلے کیوں نہیں بتائی۔

حضور نے آخر میں فرمایا۔ آج جو میں نے خوشخبریاں آپ کو بتائی ہیں یہ اسی سال کے اندر اندر ملی ہیں۔ خدا مبارک کرے۔ اب میں تھک گیا ہوں مجھے اجازت دیں۔

اس وقت دن کے ڈھائی بج چکے تھے اور ہمارے آقا صبح آٹھ بجے سے ملاقاتوں میں مصروف تھے باوجود اسکے کہ آپ بیمار تھے مگر آپ کا نورانی چہرہ احبابِ جماعت کو دیکھتے ہی کھل جاتا تھا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر لمحہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۷۹ء

منعقدہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء

۱۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ سہ پہر

پہلا اجلاس

۳-۳۰ تا ۳-۵۰ دعا۔ تلاوت قرآن کریم (مکرمہ نجم النساء صاحبہ)
عہد نامہ۔ نظم (سمیعہ انجم صاحبہ فیصل آباد)
۳-۵۰ تا ۴-۲۰ درس قرآن کریم
۴-۲۰ تا ۵-۰۵ خطاب حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ
۵-۰۵ تا ۵-۱۵ پیغامات لجنات بیرون پاکستان
۵-۱۵ تا ۶-۱۵ دینی معلومات کا انٹرویو
انعامات

(دوسرا اجلاس شب)

۷-۳۰ تا ۷-۴۰ تلاوت قرآن کریم منصورہ مرزا
نظم امۃ الوہاب وزیر صاحبہ
۷-۴۰ تا ۹-۳۰ ہدایات رپورٹ سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تجنید و اشاعت، سیکرٹری مال، سیکرٹری تربیت و اصلاح، سیکرٹری ناصرات، سیکرٹری موصیات، سیکرٹری نمائش، سیکرٹری وقف جدید و تحریک جدید۔

دوسرا دن ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ

تیسرا اجلاس

۷-۳۰ تا ۷-۴۵ تلاوت قرآن کریم مکرمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ
نظم مکرمہ رضیہ سلطانہ بنت محمد حسین صاحب دار الصدر
۷-۴۵ تا ۸-۳۰ مقابلہ حسن قرأت لجنہ اماء اللہ
۸-۳۰ تا ۹-۴۵ تقریری مقابلہ لجنہ اماء اللہ ۔ معیار اول

بی اے سے اوپر والی لڑکیاں شرکت کر سکتی ہیں۔ نام پہلے آنے چاہئیں۔ وقت پر کسی کا نام نہیں لیا جائے گا۔ نئی تقریر کرنے والی شامل ہونے کی کوشش کریں۔

(وقت پانچ منٹ فی تقریر)

عنوانات:۔
۱۔ اسلام میں اخلاق و آداب
۲۔ صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۳۔ معاشرے کی اصلاح میں عورت کا کردار
۴۔ اسلامی پردہ
۵۔ حضرت مصلح موعودؓ کی علمی خدمات

معیار دوم کی تقاریر کے لئے عنوان مندرجہ ذیل ہوں گے:۔
۱۔ حضرت عمرؓ کا دور خلافت
۲۔ ہمارے عقائد
۳۔ جماعت احمدیہ کے ذریعے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام
۴۔ احمدی خواتین کا جذبۂ ایثار و فدائیت
۵۔ ہستی باری تعالیٰ

۹-۴۵ تا ۱۰ خطاب حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ
۱۰-۰۵ تا ۱۰-۱۰ نظم امۃ المومن صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب
۱۰-۱۰ تا ۱۰-۲۰ تقسیم انعامات ۔ مقابلہ معیار اول
۱۰-۲۰ —— تربیتی تقریر ۔ ترک رسومات مکرمہ رضیہ درد صاحبہ
۱۱-۰۰ —— خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

چوتھا اجلاس سہ پہر

۳-۳۰ تا ۳-۴۵ تلاوت قرآن کریم امۃ الکریم احمد صاحبہ
نظم فاطمہ گل صاحبہ
۳-۴۵ تا ۴-۱۵ درس الحدیث
۴-۱۵ تا ۵-۱۵ تقریری مقابلہ معیار دوم
۵-۱۵ تا ۶-۰۰ حفظ قرآن مجید کا مقابلہ
وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء
۷-۳۰ تا ۷-۴۵ تلاوت قرآن کریم امۃ المجید اہلیہ فتح محمد صاحب دار النصر
۷-۴۵ —— لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔ اس میں صرف نمائندگان شامل ہوں گی۔ تجاویز ۳۰ ستمبر تک بھجوا دیں تا ایجنڈا شائع کیا جا سکے۔ بار بار وہ تجاویز نہ آئیں جو گزشتہ سالوں میں منظور یا نامنظور ہو چکی ہیں۔ نمائندگان آتے ہی ٹکٹ حاصل کر لیں۔

تیسرا دن ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار

چھٹا اجلاس

۷-۳۰ تا ۷-۴۵ تلاوت قرآن کریم زکیہ بیگم اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب
نظم عالیہ نعیم صاحبہ
۷-۴۵ تا ۸-۱۵ ذکر حبیبؑ
۸-۱۵ تا ۸-۳۰ برکات خلافت
۸-۳۰ تا ۸-۴۵ تقسیم انعامات
۸-۴۵ تا ۹-۴۵ بیت بازی کا فائنل مقابلہ سٹیج پر ہوگا۔ باقی کا پہلے کروایا جائیگا۔ آتے ہی وقت پتہ کر لیں۔ اشعار صرف درثمین، کلام محمود، درعدن، بخار دل سے لئے جائیں گے۔
۹-۴۵ تا ۱۰-۳۰ فی البدیہہ تقریری مقابلہ فی تقریر ۳ منٹ
۱۰-۳۰ تا ۱۱-۰۰ خطاب بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۱۱-۰۰ تا ۱۱-۲۵ تقریر صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ (مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
۱۱-۲۵ تا ۱۲-۳۰ مشاعرہ ۔ نظموں کی نقول پہلے بھجوا دیں۔ اس وقت کسی کو شامل نہ کیا جائے گا۔
۱۲-۳۰ تا ۱-۰۰ تقسیم انعامات
۱-۰۰ تا ۱-۴۵ خطاب حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مقالہ نویسی کے مقابلہ کے لئے تین عنوانات دیئے گئے ہیں۔ کسی ایک پر کم از کم سات فل سکیپ کا مقالہ لکھنا ہوگا جو اجتماع سے ایک ہفتہ قبل صدر کی تصدیق سے بھجوائے جائیں۔ اس مقالہ پر انٹرویو اجتماع کے موقع پر مرکز میں لیا جائے گا۔ ہر مقالہ بھجوانے والی بچی کی اجتماع میں شمولیت ضروری ہوگی ورنہ مقالہ زیر غور نہیں لایا جائیگا۔

عنوانات:۔
۱۔ اسلام اور آزادیٔ ضمیر
۲۔ جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علمی خدمات

وظائف کے امتحان آخری دن بروز اتوار صبح ۷ تا ۱۰ بجے انڈسٹریل سکول کی اوپر کی گیلری میں ہوگا۔

قائدین مجالس! شوریٰ خدام الاحمدیہ کے لئے کوئی تجویز اگر ہو تو جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع

ناصرات الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع ۵ ر جولائی کو زیر صدارت مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد صدر صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ آپ نے مختلف شاخوں سے آنے والی جماعتوں کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ اس اجتماع کا مقصد یہ ہے کہ ہم آپس میں پیار اور محبت سے رہنا سیکھیں۔ اپنے دین اور تہذیب کو زندہ رکھیں۔

بعد ازاں اجتماعی دعا کے بعد مختلف مقابلے شروع ہوئے۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن مجید کا مقابلہ ہوا۔ پھر اُردو تقریری مقابلہ ہوا۔ اُردو کا مقابلہ خاص طور پر اس لئے کروایا جاتا ہے کہ تا بچیاں اپنی زبان میں دلچسپی لیں اور اس میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

حفظ قرآن کا امتحان لیا گیا۔ پھر نماز اور کھانے کے وقفے کے بعد تین بجے دوبارہ پروگرام شروع ہوا۔ پہلے انگریزی تقریری مقابلہ ہوا۔ پھر تمام سیکرٹریانِ ناصرات نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ پھر جنرل سیکرٹری نے اپنی رپورٹ میں سارے سال کی کارکردگی پر تبصرہ کیا۔ انہوں نے اُردو پڑھنے اور اردو تقریری مقابلوں میں حصہ لینے پر زور دیا اور تمام بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے تمام سیکرٹریان کو اپنے فرائض عمدگی سے ادا کرنے کی تلقین کی اور بہنوں کو سیکرٹریان کے ساتھ تعاون کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد آپ نے انعامات حاصل کرنے والی ناصرات میں انعامات تقسیم کئے۔ پھر پروگرام کے دوران مختلف شاخہائے ناصرات الاحمدیہ مقابلوں کی نظمیں پڑھتی رہیں۔ اجتماعی دُعا کے بعد یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجالس متوجہ ہوں

دفتر وقفِ جدید کا سال ختم ہو رہا ہے مگر وصولی بہت کم ہے۔ شعبہ اطفال کی طرف سے ۲۸ ستمبر تا ۵ ر اکتوبر ہفتہ وصولی وقفِ جدید منایا جا رہا ہے۔ تمام قائدین مجالس، ناظمین اطفال و سیکرٹریان ناصرات سے گزارش ہے کہ ہفتہ وصولی وقفِ جدید کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کریں۔ ۱۵ ر اکتوبر تک رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔ (سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

۱۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ۹ ر ستمبر کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام محمد داؤد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب درویش مرحوم قادیان کا پوتا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبد السلام کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ ۱۶ ر اگست ۱۹۷۹ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام سلطان احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب مرحوم درویش قادیان کا پڑپوتا ہے۔ احبابِ جماعت نومولود کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر، خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد ناصر کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خدا تعالیٰ کے بندے کون ہیں؟

تحریک جدید کے مالی جہاد میں استطاعت سے کم حصہ لینے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مالی قربانی کرنیوالوں کے متعلق فرمایا:۔

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیٰوۃ وقف کر دے تاکہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو۔"

حضور کے ان ارشادات کے پیشِ نظر تحریکِ جدید کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیشکش کا جائزہ لے۔ اگر پیش کردہ قربانی مالی حیثیت سے کم ہو تو اُسے اولین موقعہ پر بڑھا کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

دو نئی کتابیں "پیارے اسلام کی پیاری باتیں" قیمت ۲—۰۰
اور "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں" " ۲—۵۰

اکتوبر ۱۹۷۹ء سے ناصرات کے نصاب میں شامل کی جائیں گی۔ اوّل الذکر معیار سوم الف اور معیار سوم ب کے نصاب میں اور آخر الذکر معیار دوم اور معیار اوّل کے نصاب میں ہو گا۔ ناصرات کی عہدیداران دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ سے قیمت دے کر منگوا لیں۔ یا اجتماع سالانہ پر لینے کے لئے آرڈر بک کروا لیں۔ مبادا کتابیں ختم ہو جائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم سردار مروت اللہ صاحب محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سردار رحمت اللہ صاحب ولد ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳۴/۱۲ واقع محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ رقبہ ایک کنال والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) سردار کرامت اللہ صاحب پسر مرحوم (۲) امۃ التوحید صاحبہ (۳) ہبۃ القدیر صاحبہ (۴) امۃ الرحیم صاحبہ۔ پلاٹ مذکور بالا اس طور پر ہم دو بھائیوں کے نام مشترکہ منتقل کر دیا جائے کہ تینوں بہنوں کا شرعی حصہ مجھے ملے۔ کیونکہ بہنوں نے اپنا شرعی حصہ مجھے دیدیا ہے۔

لہذا استدعا ہے کہ درخواست ہے کے مطابق پلاٹ ۳۴/۱۲ ہم دونوں بھائیوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲۔ مکرم عبد الہادی خان صاحب محلہ دار الصدر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبد اللطیف خان صاحب وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت $\frac{6061}{109-147}$ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۳۴۷۳/۷۹ روپے جمع ہیں۔ رقم مذکور والد صاحب مرحوم کے حصہ جائیداد کے سلسلہ میں ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان کو ادا کئے جانے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ رقم ہذا ۳۴۷۳/۷۹ روپے ناظم صاحب تشخیص جائیداد موصیان کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

قائدینِ مجالس! سالانہ اجتماع میں اطفال و خدام کی زیادہ سے زیادہ حاضری کے لئے کوشش فرمائیں۔

(معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری وضاحت

محترم امراء، وصدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان و پاکستان

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

- ذیل میں جو وضاحت درج ہے وہ روزنامہ الفضل میں پہلے بھی آچکی ہے اور اس کے شائع ہوتے ہی مخلصین جماعت نے انفرادی طور پر اپنے وعدے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوانے شروع کر دیئے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک
- ضرورت اس بات کی ہے کہ یہ وضاحت جماعتی نظام کے ماتحت تمام افراد جماعت تک پہنچائی جائے تاکہ کوئی فرد جماعت اس مبارک تحریک میں جو الٰہی منشاء کے ماتحت غلبۂ اسلام کے جلد حصول کی خاطر جاری کی گئی ہے شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔
- خاکسار آپ سے عرض کرتا ہے کہ آپ نے ہمیشہ مرکز کی آواز پر لبیک کہی اور پورے تعاون سے کارکنان مرکز کی امداد کی ہے۔ اب بھی آپ کے تعاون کی ضرورت ہے اس لئے اس وضاحت کو ہر مخلص فرد جماعت تک پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں۔
- جو دوست نیا وعدہ کریں یا پہلے وعدہ میں ایزادی کریں انکی درخواستیں لے کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بغرض دعا و منظوری بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

یہ وضاحت دنیا کے تمام ممالک کے احمدیوں کے لئے ہے

۱۔ گاہے گاہے بعض احباب کی طرف سے یہ استفسار ہوتا رہتا ہے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی مبارک تحریک فرمائی وہ اس میں وعدہ نہ لکھوا سکے۔ کیا اب وہ ایسا کر سکتے ہیں؟

۲۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تحریک جاری ہے وہ اس میں شمولیت کا شرف حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنا وعدہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھجوا دیں تاکہ ان کے لئے دعا بھی ہو جائے۔ اور حضور کی منظوری کے بعد وعدہ ریکارڈ ہو جائے۔

۳۔ جو احباب اس سال کے اندر وعدہ کریں گے۔ انکو ہر سال اپنے وعدہ کا ۱/۱۰ ادا کرنا ہوگا۔ مثلاً اگر آپ دس ہزار کا وعدہ کرتے ہیں تو اس سال ایک ہزار اور پھر ہر سال ایک ہزار ادا کیا کریں گے

۴۔ جو دوست اور بہنیں اپنے پہلے وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیں وہ بھی حضور کی خدمت میں لکھیں جزاکم اللہ خیراً

والسلام

خاکسار:۔ ظہور احمد سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ، ربوہ

اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

بخدمت مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بڑی برکتوں کا حامل اور اصلاح نفس کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں شمولیت ان گنت فیوض کے حصول کا موجب بنتی ہے۔ مرکز سلسلہ میں رہ کر تین دن ایک پاکیزہ ماحول میں گزارنا ایک ایسی سعادت ہے جو کئی قسم کی روحانی کمزوریاں دور کرنے اور نیکیاں اختیار کرنے کا موجب بنتی ہے۔ قرآن و حدیث کے درس اور بزرگان سلسلہ کی تقاریر ہوتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ سے مستفیض ہونے کی سعادت ملتی ہے۔

امسال ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے"۔ (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مرکز کی طرف سے کی گئی تحریکات پر لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے اور حضور کے ان ارشادات کے مطابق سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر میں آپ کی مجلس کو نمائندگی کی سعادت بخشے آمین۔

والسلام

خاکسار:۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

عہدہ داران الجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ

محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے سال ۵۹-۱۳۵۸ھش / ۸۰-۱۹۷۹ء کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کی منظوری عنایت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں صحیح معنوں میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نائب الرئیس	مکرم عبد الماجد طاہر	درجہ خامسہ
الامین	" اظہر احمد	درجہ رابعہ
نائب الامین الاوّل	" عبد الحلیم احمد	درجہ ثالثہ
" الثانی	" صالح احمد	درجہ ثانیہ
مساعد التحریر	" محمد الیاس منیر	درجہ خامسہ

(الرئیس للجمعیۃ العلمیہ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں

احمدی بچوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے محبت و عشق کے جذبات پیدا کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پچاس مختصر سادہ مگر جامع ارشادات معہ ترجمہ و تشریح آسان زبان میں "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں" کے نام سے شائع کئے ہیں۔ احمدی بچوں کو اسے حاصل کرکے استفادہ کرنا چاہیئے۔ (مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ)

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع میں شامل ہوکر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے

ہم

اپنے کرم فرماؤں کی خدمت کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر مستعد ہیں!

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اُس نے نت نئے ڈیزائنوں کے انتہائی حسین اور دلکش زیورات کے منفرد ولاجواب مرکز **نیو پاک جیولرز**، فیروز پور روڈ لاہور میں ڈاکہ زنی کی سنسنی خیز واردات ہونے کے باوجود ہمیں اپنے کرم فرما گاہکوں کی بیش از پیش خدمات بجالانے کی توفیق سے نوازا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ہم

- پہلے سے بھی بڑھ کر ورائٹی
- بالکل جدید، حسین و دلکش ڈیزائن
- نظروں کو خیرہ کر دینے والے نہایت خوبصورت زیورات

پیش کر رہے ہیں۔

نیو پاک جیولرز (ایئر کنڈیشنڈ)

(۱) ۱۱۱- فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

(۲) ۱۲- ذیلدار روڈ، اچھرہ- لاہور

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان ہے

ہمارا مطمح نظر —— خدا تعالیٰ کے بعد آپ کی خوشنودی

ہمارا معاوضہ —— آپ کی تسلّی اور اطمینان

آج ہی تشریف لائیے اور اپنی پسند کے زیورات خریدیئے

خدا کے فضل و کرم سے احباب کی سہولت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے بہت جلد تیسری برانچ ربوہ میں اور چوتھی برانچ رضا شاہ پہلوی روڈ/مری روڈ راولپنڈی میں کھولی جا رہی ہے

خاکسار: محمد اکرم شاد۔ نیو پاک جیولرز- ۱۱۱- فیروز پور روڈ۔ لاہور